# قسم کا بیان

## جھوٹی قسم اور اس کا کفارہ

**سوال** ۔ ایک شخص نے عدالت میں قرآن اٹھالیا ہے اور کہا ہے کہ میں نے کوئی قرضہ نہیں دینا حالانکہ اس نے قرضہ دینا ہے اس کاذب پر شرعی حد کیا ہے۔

**جواب** ۔ مسند احمد جلد اوّل صـ۲۹۶ میں حدیث ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اخْتَصَمَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ فَوَقَعَتِ الْيَمِيْنُ عَلٰى اَحَدِهِمَا فَحَلَفَ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ مَا لَهُ عِنْدَهُ شَيْءٌ قَالَ فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهُ كَاذِبٌ اِنَّ لَهُ عِنْدَهُ حَقَّهُ فَاَمَرَهُ اَنْ يُؤَدِّيَهُ وَكَفَّارَةُ يَمِيْنِهِ مَعْرِفَتُهُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَوْ شَهَادَتُهُ

یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مقدمہ لائے تو آپ نے ایک سے (مدعی علیہ) سے قسم طلب فرمائی اس نے کہا مجھے خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں مدعی کی کوئی شے میرے پاس نہیں، ابن عباس رض نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے فرمایا قسم کھانے والا جھوٹا ہے۔ مدعی کا حق اس کے پاس ہے آپ نے اس کو مدعی کا حق ادا کرنے کا امر فرمایا جبرئیل ؑ نے کہا اس کی قسم کا کفارہ لا الٰہ الا اللہ کی معرفت یا لا الٰہ الا اللہ کی شہادت ہے پس وہ بھی اخلاص سے لا الٰہ الا اللہ پڑھے اور خالص توبہ کرے اور آئندہ کے لئے عہد کرے کہ کبھی جھوٹ نہ بولوں گا۔ گناہ کی معافی ہو جائے گی۔

ہاں اگر جھوٹی قسم سے کسی کا حق دبایا ہو تو چرا لینے سے گناہ معاف نہیں ہوگا۔ جب تک حق ادا نہ کرے چنانچہ اسی حدیث میں حق ادا کرنے کا ذکر ہے۔ اور مشکوٰۃ باب الکبائر صـ۹ میں ایسی قسم کو، جو کسی کا حق دبانے کے لئے کھائی جائے۔ یمین غموس یعنی دوزخ میں ڈبو دینے والی فرمایا ہے اور اس کو شرک کے ساتھ بیان کیا ہے۔ نیز مشکوٰۃ باب الاقضیہ میں ہے کہ جو جھوٹی قسم کھا کر مسلمان کا حق دبائے وہ خدا کو اس

حال میں ملے گا۔ کہ وہ اس پر غضبناک ہوگا۔ نیز اسی باب میں شرک اور حقوق الوالدین کو یمین غموس کو اکبر الکبائر فرمایا ہے نیز فرمایا اگر مچھر کے پر کے برابر بھی جھوٹی قسم کھا کر کسی کا حق دبائے تو اس کے دل پر ایک داغ ہو جاتا ہے جو قیامت تک رہتا ہے۔

پس یہ گناہ سوائے حق ادا کئے معاف نہیں ہو سکتا۔ ایسے شخص کو چھیک دینا چاہیئے اور اس کے ساتھ میل جول قطع کرنا چاہیئے۔ جب تک خالص توبہ کر کے حق ادا نہ کرے اور ایسے شخص کو جو امداد دے گا اس کی بابت حدیث میں ہے کہ وہ اسلام سے خارج ہے امداد دینے والے سے بھی میل جول نہ رکھا جائے ورنہ سب ظالم اور عذاب الٰہی کے مستحق ہوں گے۔ مشکوٰۃ میں ہے کہ جب لوگ ظالم کا ہاتھ نہ پکڑیں تو اللہ ان پر عام عذاب لاتا ہے اور سب ہلاک ہو جاتے ہیں۔

عبد اللہ امرتسری روپڑی

## ووٹ دینے میں جھوٹ

**سوال**۔ زید ووٹر ہے جب اس کو عدالت نے آواز دی وہ گیا عدالت نے پوچھا کس جگہ رہتے ہو اس نے کہا اس جگہ رہتا ہوں وکیل نے کہا تم اس جگہ نہیں رہتے جھوٹ بولتے ہو۔ زید نے کہا میں یہیں رہتا ہوں اس نے کہا کہ قرآن مجید اٹھاؤ۔ زید یکدم خاموش ہو گیا آخر چپکے سے قرآن مجید کو ہاتھ لگا دیا اور زبان سے کوئی بات نہیں کی۔ عدالت نے ووٹ منظور کر لیا۔ زید کو اس بات پر بہت افسوس ہوا کہ میں نے برا کیا ہے مگر آتا ہے کہ ہاتھ لگاتے وقت بولا تو کچھ نہیں قسم اٹھائی ہے۔ اس کے متعلق شرعی فیصلہ کیا ہے

قادر بخش بازید پوری

**جواب**۔ قرآن مجید کو ہاتھ لگاتے وقت اگرچہ کچھ نہیں بولا۔ مگر یہ ہاتھ لگانا عرف عام کی رو سے اسی پر سمجھا جاتا ہے۔ جو پہلے کہہ چکا ہے چنانچہ اسی بنا پر اس کا ووٹ منظور ہوا۔ اور قرآن مجید کو ہاتھ لگانا بھی ایک طرح کی قسم ہے کیونکہ قسم سے مقصود تاکید ہوتی ہے جس میں ایک عظمت اور بڑائی پائی جاتی ہے سو یہی صورت قرآن مجید کو ہاتھ لگانے میں ہے پس اس کے جھوٹی قسم ہونے میں کوئی شبہ نہیں اب اس سے توبہ کی دو صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ جس کے حق میں ووٹ دیا ہے اگر وہ اپنے مقابل سے زیادہ لائق اور ملک کے حق میں بہتر تھا تو پھر صرف خدا کے سامنے توبہ کافی ہے اگر دوسرا شخص زیادہ لائق ہے اور ملک کے لئے زیادہ بہتر تھا جس کے خلاف ووٹ دیا ہے تو اس میں حقوق العباد کا بھی دخل ہے

اس کی معافی کی صورت خدا کے حضور توبہ کرنے کے علاوہ حق والے کو راضی کرنا بھی ضروری ہے جس طرح بھی ہو سکے اسے راضی کرے خواہ معافی مانگ کر یا کچھ دے دلا کر اور اگر وہ یہ کہے کہ جس طرح جھوٹ بولا ہے اسی طرح عدالت کے سامنے جھوٹ کا اقرار کرو تو اس کو یہ بھی حق حاصل ہے کیونکہ جن کے سامنے اس کو بے وقعت ظاہر کیا گیا ہے اس کے سامنے خلاف ووٹ دیا ہے اس کا تدارک یہی ہے کہ آئندہ اس کے حق میں ووٹ دینے والے کھڑے کرے تاکہ دونوں برابر ہو جائیں یا ویسے اس سے معافی مانگ لے۔

عبداللہ امرتسری روپڑی

## غیر مسلم سے ایسی قسم لینا جس کی اس کے مذہب میں عظمت ہو۔

**سوال:** امام ترمذی رح نے حدیث تمیم داری کو جس میں تحلیف غیر مسلم کا ذکر ہے بایں الفاظ روایت کیا ہے۔ فَاَمَرَ ھُمْ اَنْ یَسْتَحْلِفُوْہُ بِمَا یُعَظَّمُ عَلٰی اَھْلِ دِیْنِہٖ فَحَلَفَ۔ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ غیر مسلم شخص کو غیر اللہ کی قسم دے سکتے ہیں لیکن دیگر روایات میں قسم بغیر اللہ کو منع کیا گیا ہے بلکہ شرک کہا گیا ہے اور موحد شخص کسی مسلم یا غیر مسلم کو غیر اللہ کی قسم نہیں دلا سکتا کیونکہ یہ امر اس کے ایمان کے منافی ہے۔ اب دریافت امر یہ ہے کہ قاضی مسلم کے پاس اگر کسی غیر مسلم کا مقدمہ آئے اور مدعی کے پاس گواہ نہ ہوں تو وہ مدعی علیہ غیر مسلم کو غیر اللہ کی قسم دلا سکتا ہے یا نہیں؟ کیونکہ اسے بلا قسم اس کے نزدیک کوئی قسم نہیں۔

**جواب:** خلاف شرع کا ارتکاب جائز نہیں اس سے جواز والی صورت مراد ہے۔ اگر کوئی اور صورت نہ ہو تو یوں کہلوانا چاہیئے کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو میرا مال اولاد تباہ ہو جائے۔

عبداللہ امرتسری روپڑی

# نذر کا بیان

---

عـلـہ پس ان کو حکم دیا کہ اس سے اس شے کی قسم لیں جس کی اس کے دین میں تعظیم کی جاتی ہے پس اس نے قسم کھائی۔